شورش کاشمیری

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خاکِ طیبہ کے مسافر کی دعا یاد آئی
غائب از چشم ، بخاریؒ کی صدا یاد آئی

شوق پھر لے کے چلا کُوچۂ قاتل کی طرف
پھر کوئی بات بہ عنوانِ قضا یاد آئی

پھر کوئی شعلہ بیاں تیغ بہ کف آ پہنچا
پھر محمد کے گھرانے کی صدا یاد آئی

پھر گئے دور کی تاریخ نے پرچم کھولا
پھر مجھے طوق و سلاسل کی فضا یاد آئی

جب کبھی اس کی خطابت کا تصور باندھا
قرنِ اوّل کے خطیبوں کی ادا یاد آئی

جب کبھی معرکۂ بدر و احد یاد آیا
خاکِ لاہور کی گُلگُونہ قبا یاد آئی

جب کبھی خونِ شہیدانِ وغا بول اٹھّا
نقش آرائیِ تسلیم و رضا یاد آئی

دور تک جرأتِ گفتار کی بجلی کوندی
دیر تک شوخیِ نقشِ کفِ پا یاد آئی

شورش اس کشمکشِ دہر کے ویرانے میں
ایک محبوب قلندر کی ادا یاد آئی